



## فهرت كتب صحيح البخارى (باعتبار حروف تهجى)

653	• كتاب الاجارة
921	• كتاب الاحاديث الانبياء
1436	• كتاب الاحكام
1331	• كتاب الادب
280	• كتاب الاذان
1420	• كتاب استنباط المرندين
370	• كتاب الاستسقاء
690	• كتاب الاستقراض
1353	• كتاب الاستئذان
1296	• كتاب الاشربة
1294	• كتاب الاضاحى
1272	• كتاب الاطعمة
1442	• كتاب الاعتصام بالسنة
607	• كتاب الاعتكاف
87	• كتاب الايمان
1401	• كتاب الايمان والندور
897	• كتاب بدء الخلق
73	• كتاب بدء الوحى
611	• كتاب البيوع
603	• كتاب التراويح
1221	• كتاب التعبير
1146	• كتاب تفسير القرآن
387	• كتاب تقصير الصلاة
1441	• كتاب التمنى
394	• كتاب التهجد
1447	• كتاب التوحيد
197	• كتاب التيمم
558	• كتاب جزاء الصيد
341	• كتاب الجمعة
418	• كتاب الجنائز
816	• كتاب الجهاد والسير
502	• كتاب الحج
1411	• كتاب الحدود
671	• كتاب الحرث والمزارعة
660	• كتاب الحوالات
188	• كتاب الحيض
693	• كتاب الخصومات
357	• كتاب الخوف
1359	• كتاب الدعوات
1416	• كتاب الديات
1287	• كتاب الذبائح والصيد
1372	• كتاب الرقاق
712	• كتاب الرهن
460	• كتاب الزكاة
384	• كتاب سجود القرآن
649	• كتاب السلم
416	• كتاب السهو
707	• كتاب الشركة
751	• كتاب الشروط
651	• كتاب الشفعة
734	• كتاب الشهادات
500	• كتاب الصدقة الفطر
204	• كتاب الصلاة
409	• كتاب الصلاة فى مكة والمدينة

1322	• كتاب اللباس
696	• كتاب اللقطة
1414	• كتاب المحاربين من اهل الكفر..
555	• كتاب المحصر
1304	• كتاب المرضى
671	• كتاب المزارعة
680	• كتاب المسافاة
698	• كتاب المظالم
1051	• كتاب المغازى
257	• كتاب الموافيت الصلاة
1270	• كتاب النفقات
1233	• كتاب النكاح
721	• كتاب الهبة
366	• كتاب الوتر
767	• كتاب الوصايا
143	• كتاب الوضوء
664	• كتاب الوكالة
577	• كتاب الصوم
1311	• كتاب الطب
1261	• كتاب الطلاق
1285	• كتاب العقبة
113	• كتاب العلم
548	• كتاب العمرة
412	• كتاب العمل فى الصلاة
359	• كتاب العيدين
180	• كتاب الفسل
1429	• كتاب الفتن
1408	• كتاب الفرائض
993	• كتاب فضائل اصحاب النبى ﷺ
1219	• كتاب فضائل القرآن
567	• كتاب فضائل المدينة
714	• كتاب فى العتق فضله
1398	• كتاب القدر
378	• كتاب الكسوف
1406	• كتاب كفارات الايمان

## فہرست مضامین

عرض ناشر

تقدیم

مقدمہ (از مترجم)

مقدمۃ الکتاب

رسول اللہ ﷺ پر آغاز وحی کا بیان

باب 1: وحی کیسے شروع ہوئی؟

کتاب الایمان

باب 1: فرمان نبوی: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں"

باب 2: امور ایمان

باب 3: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں

باب 4: کونسا مسلمان افضل ہے؟

باب 5: کھانا کھانا خصلت اسلام ہے۔

باب 6: ایمان کی علامت ہے کہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

باب 7: رسول اللہ ﷺ سے محبت جزو ایمان ہے۔

باب 8: ایمان کی شیرینی

باب 9: انصار سے محبت علامت ایمان ہے۔

باب 10: فتنوں سے فرار دینداری ہے۔

باب 11: فرمان نبوی: "اللہ کے متعلق میں تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں"

باب 12: اہل ایمان کا اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے سے افضل ہونا

باب 13: حیاء جزو ایمان ہے

باب 14: فرمان الہی: "پھر اگر وہ توبہ کریں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو" کی تفسیر

باب 15:

اس شخص کی دلیل جو کہتا ہے: "ایمان عمل ہی کا نام ہے"

باب 16:

کبھی اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہیں ہوتے

باب 17:

خاوند کی ناشکری بھی کفر ہے لیکن کفر کفر میں فرق ہوتا ہے

باب 18:

گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا مرتکب کافر نہیں ہوتا البتہ شرک کا مرتکب (یا کفر کا معتقد) ضرور کافر ہوتا ہے۔

باب 19:

باب 19: اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں جھگڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ

باب 20:

ایک ظلم دوسرے ظلم سے کمتر ہوتا ہے

باب 21:

منافع کی نشانیاں

باب 22:

شب قدر کا قیام جزو ایمان ہے

باب 23:

جہاد ایمان کا حصہ ہے

باب 24:

رمضان میں تراویح پڑھنا (بھی) ایمان سے ہے۔

باب 25:

ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا حصہ ہے

باب 26:

دین آسان ہے۔

باب 27:

نماز بھی ایمان کا جزو ہے

باب 28:

آدمی کے اسلام کی خوبی

باب 29:

اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے ایمان کی کمی و بیشی

باب 31:

زکوٰۃ دینا اسلام سے ہے

باب 32:

جنازہ کے ہمراہ جانا ایمان کا حصہ ہے

باب 33:

مومن کو ڈرنا چاہئے کہ مبادا اس کے اعمال بے خبری میں ضائع ہو جائیں۔

باب 34:

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا رسول اللہ ﷺ سے ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق دریافت کرنا۔

باب 35:

اپنے دین کی خاطر گناہوں سے الگ ہو جانے والے کی فضیلت

باب 36:

خمس کا ادا کرنا جزو ایمان ہے

باب 37:

(ثواب کے) تمام کام نیت پر موقوف ہونے کا بیان

باب 38:

رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان کہ "دین خیر خواہی کا نام ہے"

کتاب العلم

علم کی فضیلت

باب: 6	سخت گرمی کی بنا پر نماز ظہر ٹھنڈے وقت ادا کرنا	261
باب: 7	ظہر کا وقت زوال آفتاب پر ہے	262
باب: 8	نماز ظہر کو وقت عصر تک موخر کرنا	263
باب: 9	عصر کا وقت	263
باب: 10	(اس شخص کا گناہ) جس سے نماز عصر جاتی رہے	264
باب: 11	جس نے نماز عصر (دانستہ) چھوڑ دی	265
باب: 12	نماز عصر کی فضیلت	265
باب: 13	جس شخص نے غروب سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالی	266
باب: 14	مغرب کا وقت	267
باب: 15	مغرب کو عشاء کہنے کی کراہت	268
باب: 16	نماز عشاء کی فضیلت	268
باب: 17	اگر نیند کا غلبہ ہو تو عشاء سے پہلے سو جانا	269
باب: 18	عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے	271
باب: 19	نماز فجر کی فضیلت	271
باب: 20	نماز فجر کا وقت	271
باب: 21	نماز فجر کے بعد آفتاب کے بلند ہونے تک نماز (کا حکم)	272
باب: 22	(نماز عصر کے) بعد غروب آفتاب سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے	273
باب: 23	عصر کے بعد نماز قضاء اور اس طرح کی (سببی) نماز پڑھنا	274
باب: 24	وقت گزر جانے کے بعد (قضا نماز کے لئے) اذان دینا	274
باب: 25	وقت گزر جانے کے بعد قضاء نماز باجماعت ادا کرنا	275
باب: 26	جو شخص کسی نماز کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے پڑھ لے	276
باب: 27		276
باب: 28		277

اذان کے بیان میں

باب: 1	اذان کی ابتداء	280
باب: 2	اذان میں دو ہرے کلمات کہنا	280
باب: 3	اذان کہنے کی فضیلت	281
باب: 4	بآواز بلند اذان کہنا	281

باب: 5	اذان سکر قاتل و خونریزی سے رک جانا	282
باب: 6	اذان سن کر کیا کہنا چاہئے	282
باب: 7	اذان کے وقت دعا پڑھنا	283
باب: 8	اذان کہنے کیلئے قرعہ اندازی کرنا	283
باب: 9	اندھے کو اگر کوئی وقت بتانے والا ہو تو اس کا اذان کہنا	284
باب: 10	طلوع فجر کے بعد اذان دینا	284
باب: 11	صبح صادق سے پہلے اذان کہنا	284
باب: 12	اذان اور تکبیر کے درمیان اپنی مرضی سے (نفل) نماز پڑھنا	285
باب: 13	سفر میں چاہئے کہ ایک ہی موذن اذان دے	285
باب: 14	مسافر اگر زیادہ ہوں تو اذان و اقامت کہنی چاہئے	286
باب: 15	آدمی کا یہ کہہ دینا کہ ہماری نماز فوت ہو گئی	286
باب: 16	اقامت کے وقت لوگ امام کو دیکھ کر کب کھڑے ہوں؟	287
باب: 17	تکبیر کے بعد امام کو اگر کوئی ضرورت پیش آجائے	287
باب: 18	نماز باجماعت کا فرض ہونا	288
باب: 19	نماز باجماعت کی فضیلت	288
باب: 20	فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت	288
باب: 21	نماز ظہر اول وقت پڑھنے کی فضیلت	289
باب: 22	(مسجد جاتے وقت) ہر قدم پر ثواب کی نیت کرنا	290
باب: 23	نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کی فضیلت	290
باب: 24	مساجد اور ان میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے کی فضیلت	291
باب: 25	صبح یا شام مسجد میں جانے والے کی فضیلت	291
باب: 26	نماز کی اقامت کے بعد فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہئے	292
باب: 27	مریض کو کس حد تک جماعت میں آنا چاہئے	292
باب: 28	کیا امام جس قدر لوگ موجود ہوں انہیں نماز پڑھا دے؟ کیا جمعہ کے دن بارش میں خطبہ پڑھے	294
باب: 29	دوران اقامت اگر کھانا آجائے تو کیا کرنا چاہئے؟	295
باب: 30	جماعت کھڑی ہو جائے تو گھریلو مصروفیات ترک کر کے نماز میں شریک ہونا چاہئے	295
باب: 31	مسنون طریقہ سکھانے کے لئے لوگوں کے سامنے نماز پڑھنا	295
باب: 32	صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ حق دار ہے	296
باب: 33	ایک شخص نے امامت شروع کر دی اتنے میں امام اول آجائے (تو کیا کرنا چاہئے)	297



- باب: 11 دستاویزات صلح یوں لکھی جائے: ”یہ صلح نامہ ہے جس پر فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں نے صلح کی“ نیز خاندان اور نسب نامہ لکھنا ضروری نہیں
- باب: 12 حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمان نبوی ﷺ ہے یہ میرا بیٹا سید ہے
- باب: 13 کیا (یہ درست ہے کہ) امام صلح کے لئے اشارہ کر دے

### شروط کے بیان میں

- باب: 1 عقد نکاح کرتے وقت مہر میں کوئی شرط لگانے کا بیان
- باب: 2 حدود اللہ میں ناروا شرط کا بیان
- باب: 3 مزارعت میں شرط لگانا
- باب: 4 جہاد اور کفار سے صلح کرتے وقت شرطیں لگانا اور انہیں تحریر میں لانا
- باب: 5 اقرار میں کس قسم کی شرط اور استثنا درست ہے

### وصیتوں کے بیان میں

- باب: 1 وصیت کی اہمیت
- باب: 2 مرتے وقت صدقہ کرنا
- باب: 3 کیا عورت اور بچے اقارب میں شامل ہیں
- باب: 4 ارشاد باری تعالیٰ! اور تم یتیموں کا امتحان لو تا آنکہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں اگر تم ان میں صلاحیت دیکھو تو ان کے مال ان کے حوالے کر دو
- باب: 5 ارشاد باری تعالیٰ ”جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں انہیں عنقریب دوزخ میں ڈالا جائے گا
- باب: 6 وقف کے منتظم کا خرچہ وقف جائیداد سے پورا کیا جائے
- باب: 7 اگر کوئی زمین یا مشروط طور پر کنواں وقف کرے کہ اس کا ڈول بھی دیگر مسلمانوں کی طرح اس میں پڑا کرے گا
- باب: 8 ارشاد باری تعالیٰ! ”مسلمانو! جب تم میں سے کوئی مرنے لگے تو وصیت کے وقت تم میں سے یا تمہارے غیروں سے دو عادل گواہ ہونے چاہئیں۔



## مقدمة الكتاب

(الْحَمْدُ لِلَّهِ) الْبَارِي الْمُصَوِّرِ الْخَلَّاقِ، الْوَهَّابِ الْفَتَّاحِ الرَّزَّاقِ، الْمُتَبَدِّيِّ بِالنُّعْمِ قَبْلَ الْاِسْتِحْقَاقِ. وَصَلَاتُهُ وَسَلَامُهُ عَلَى رَسُولِهِ الَّذِي بَعَثَهُ لِيُتِمَّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ، وَفَضْلُهُ عَلَى كَافَّةِ الْمَخْلُوقِينَ عَلَى الْإِطْلَاقِ، حَتَّى فَاقَ جَمِيعَ الْبَرَّاءِ فِي الْآفَاقِ، وَعَلَى آلِهِ الْكِرَامِ الْمُؤَصِّفِينَ بِكَثْرَةِ الْإِنْفَاقِ، وَعَلَى أَصْحَابِهِ أَهْلِ الطَّاعَةِ وَالْوَفَاقِ، صَلَاةً دَائِمَةً مُسْتَمِرَّةً بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ.

(أَمَّا بَعْدُ) فَأَعْلَمُ أَنَّ كِتَابَ الْجَامِعِ الصَّحِيحِ لِلْإِمَامِ الْكَبِيرِ الْحَدِيثِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي هَرَبَةَ الْأَوْحَدِ، مُقَدِّمَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ،

عِدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَبِ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ، مِنْ كُتُبِ الْمُصَنَّفَةِ فِي السَّلَامِ، وَأَكْثَرَهَا فَوَائِدُ، إِلَّا أَنَّ حَدِيثَ الْمُتَكَرِّرَةِ فِيهِ مُتَفَرِّقَةٌ فِي الْأَبْجَدِ، وَإِذَا أَرَادَ الْإِنْسَانُ أَنْ يَحْدِثَ فِي أَيِّ بَابٍ لَا يَكَادُ إِلَّا إِلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ جَهْدٍ وَطُولٍ. وَمَقْصُودُ الْبُخَارِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ كَثْرَةُ طُرُقِ الْحَدِيثِ وَشُهْرَتِهِ، لِيُحَدِّثَنَا هُنَا أَخْذُ أَضِلِّ الْحَدِيثِ، فَذَلِكَ عَلِمَ أَنَّ جَمِيعَ مَا فِيهِ صَحِيحٌ.

”حضرت امام بخاری رحمہ اللہ ایک حدیث کو مختلف اسانید کے ساتھ متفرق ابواب میں ذکر کرتے ہیں۔ بعض اوقات اس حدیث کا متعلق باب سے بہت دور کا تعلق ہوتا ہے چنانچہ اکثر اوقات اس کے متعلق یہ خیال تک نہیں گزرتا کہ اس کا وہاں ذکر کرنا مناسب ہو گا اس لئے ایک طالب علم کے لئے اس مطلوبہ حدیث کو تلاش کرنا اور اس کی تمام اسانید کو معلوم کرنا سخت مشکل ہو جاتا ہے۔“

آپ نے مزید فرمایا:

الْحَجَّارُ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الشَّيْخُ الصَّالِحُ الْحُسَيْنُ بْنُ الْمُبَارَكِ الزَّبِيدِيُّ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الشَّيْخُ الصَّالِحُ أَبُو الْوَقْتِ عَبْدُ الْأَوَّلِ بْنُ عِيسَى بْنُ شُعَيْبٍ الْهَرَوِيُّ الصُّوفِيُّ قَالَ: أَنْبَأْنَا الشَّيْخُ الْفَقِيه عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُظَفَّرِ الدَّوْدِيُّ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الْإِمَامُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمَوَةَ السَّرْحَسِيُّ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الشَّيْخُ الصَّالِحُ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْقَرْنَبِيُّ قَالَ: أَنْبَأْنَا بِهِ الْإِمَامُ الْكَبِيرُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبُخَارِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى.

وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْ هَؤُلَاءِ الْمَذْكُورِينَ إِلَى الْبُخَارِيِّ أَسَانِيدُ كَثِيرَةٌ بِطُرُقٍ مُتَنَوِّعَةٍ. وَلِي بِحَمْدِ اللَّهِ أَسَانِيدُ غَيْرُ هَذِهِ عَنْ مَشَايِخَ كَثِيرِينَ يَطُولُ تَعْدَادُهُمْ، أَقْتَصَرْتُ مِنْهَا عَلَى هَذِهِ الطَّرِيقِ لِشُهْرَتِهَا وَعُلُوِّهَا.

وَسَمَّيْتُ هَذَا الْكِتَابَ الْمُبَارَكُ: **بِالتَّجْرِيدِ الصَّرِيحِ** لِأَحَادِيثِ **الْجَامِعِ الصَّحِيحِ**.

وَالْمَسْنُوءُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى أَنْ يَنْفَعَ بِذَلِكَ، وَيَجْعَلَهُ خَالِصًا لَوَجْهِهِ الْكَرِيمِ،

وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ أجمعین

ان کے علاوہ بھی متعدد اسانید ہیں جو امام بخاری تک پہنچی ہیں۔ میں نے صرف مشہور اور عالی اسناد کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے وگرنہ ان کے علاوہ بھی مجھے متعدد شیوخ سے اجازت حاصل ہے جن کا ذکر طوالت باعث ہے۔

میں نے اس کتاب کا نام **التجريد الصريح** لا حادیت الجامع الصحيح ﴿تجویز کیا ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے لئے نفع بخش بنائے اور اس کے ذریعے اعمال و مقاصد کی اصلاح فرمائے۔ (آمین)

## کتاب بدء الوحي

### رسول اللہ ﷺ پر آغاز وحی کا بیان

باب: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
باب ۱: وحی کیسے شروع ہوئی؟

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، فَمَنْ أَمَرَى مَا نَوَى، فَمَنْ هَجَرَتْهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ نِكَحُهَا، فَهَجَرَتْهُ إِلَى مَا نَكَحَتْهُ، فَهَجَرَتْهُ إِلَى مَا نَكَحَتْهُ). [رواه البخاري: ۱]

۱۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے ”(ثواب کے) تمام کام نیتوں پر موقوف ہیں اور ہر آدمی کو اس کی نیت ہی کے مطابق پھل ملے گا پھر جس شخص نے دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لئے وطن چھوڑا تو اس کی ہجرت اسی کام کے لئے ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کی ہوگی۔“

۲۔ امام بخاری نے اس حدیث کو آغاز کتاب میں اس لئے بیان کیا ہے کہ اس کتاب کی تالیف صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہے نیز وحی کے ذریعہ احکام شرعیہ بیان کئے جاتے ہیں اور شرعی احکام خلوص نیت سے۔ (عون الباری: ۱/۲۸) واضح رہے کہ ہر کار خیر کے بار آور ہونے کے لئے اچھی نیت ضروری ہے بصورت دیگر نہ صرف ثواب سے محرومی ہوگی بلکہ اللہ کے ہاں سخت سزا کا بھی باعث ہے اور جو اعمال خالصتاً دل سے متعلق ہیں مثلاً خوف و رجاء وغیرہ ان میں نیت کی چنداں ضرورت نہیں۔ نیز نبی ﷺ کی طرف نزول وحی کا سبب آپ کا اخلاص نیت ہی ہے۔

۳۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: ۲۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت



أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلَاسَةِ الْجَرَسِ، وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ، فَيَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ، وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا، فَيُكَلِّمُنِي فَأَعْيِي مَا يَقُولُ).

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ، فَيَقْصِمُ عَنْهُ وَإِنْ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا. [رواه البخاري: ٢]

حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر وحی کیسے آتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کبھی تو وحی آپ کی کیفیت گھنٹی کی ٹن ٹن کی طرح ہوتی ہے اور کبھی مجھے یاد ہو جاتا ہے تو یہ موقوف ہو جاتی ہے اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں میرے پاس آکر مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے میں اسے محفوظ (یاد) کر لیتا ہوں۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میں نے سخت سردی کے دنوں میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب وحی آتی تو اس کے موقوف ہونے پر آپ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ پڑتا تھا۔

**فوائد:** آپ کے پاس وحی کس حالت میں آتی ہے؟ اس سوال میں تین چیزیں آجاتی ہیں ① نذر وحی کی کیفیت ② حال وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام کی کیفیت ③ خود رسول اللہ ﷺ کی کیفیت۔ جواب میں ان تینوں چیزوں کی وضاحت ہے۔ حدیث میں وحی کی دو صورتوں کو بیان کیا گیا ہے جو عام طور پر آپ کو پیش آتی تھیں اس کے علاوہ کبھی خواب کی شکل میں، کبھی حضرت جبرائیل کے اپنے اصلی روپ میں آنے سے اور کبھی اللہ تعالیٰ کا پس پردہ بذات خود کلام کرنے سے بھی وحی کا ثبوت ملتا ہے۔ (عون الباری ۱: ۳۸)

۳ : عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبَّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتداء سچے خوابوں کی شکل میں ہوئی، آپ جو کچھ خواب میں دیکھتے وہ سپید صبح کی طرح نمودار ہوتا پھر آپ کو تنہائی محبوب ہو گئی چنانچہ آپ غار حراء میں خلوت اختیار فرماتے اور کئی کئی رات گھر تشریف لائے بغیر مصروف عبادت رہتے۔ آپ کھانے پینے، سامان گھر سے لے جا کر وہاں چند روز گزارتے پھر

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس واپس آتے اور تقریباً اتنے ہی دنوں کے لئے پھر توشہ لے جاتے۔ ایک روز جبکہ آپ غار حراء میں تھے یکایک آپ کے پاس حق آگیا اور ایک فرشتے نے آکر آپ سے کہا: پڑھو! آپ نے فرمایا میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس پر فرشتے نے مجھے پکڑ کر خوب بھیچا یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: پڑھو! میں نے کہا میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس نے دوبارہ مجھے پکڑ کر دبوچا یہاں تک کہ میری قوت برداشت جواب دینے لگی پھر چھوڑ کر کہا: پڑھو! میں نے پھر کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، اس نے تیسری بار مجھے پکڑ کر بھیچا پھر چھوڑ کر کہا: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا، جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، اور تمہارا رب تو نہایت کریم ہے۔

رسول اللہ ﷺ ان آیات کو لے کر واپس آئے اور آپ کا دل دھڑک رہا تھا۔ چنانچہ آپ (اپنی بیوی) حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ”مجھے چادر اوڑھا دو مجھے چادر اوڑھا دو۔“ انہوں نے آپ کو چادر اوڑھا دی یہاں تک کہ خوف زندگی کی کیفیت دور ہو گئی۔ پھر آپ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا: ”مجھے اپنی جان کا ڈر ہے“ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا: قطعاً نہیں، اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، درمندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، فقیروں و

نَزَعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَتَزَوَّدَ لِذَلِكَ، وَجَعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ: اقْرَأْ، (مَا أَنَا بِقَارِيءٍ). قَالَ: حَدَّثَنِي فَعَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي حَدٌّ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي) فَقَالَ: اقْرَأْ، (مَا أَنَا بِقَارِيءٍ، فَأَخَذَنِي حَتَّى الْثَانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي) فَقَالَ: اقْرَأْ، أَنَا بِقَارِيءٍ، فَأَخَذَنِي فَعَطَّنِي، ثُمَّ أَرْسَلَنِي) فَقَالَ: ﴿اقْرَأْ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ وَإِنَّكَ رَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾. فَارْجِعْ بِهَا إِلَى اللَّهِ ﷻ يَرْجِفُ فُؤَادَهُ، فَدَخَلَ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: (زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي). فَأَمْرُهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوَغُ، فَقَالَ خَدِيجَةُ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ: (لَقَدْ كَلَّمْتُ عَلَى نَفْسِي). فَقَالَتْ خَدِيجَةُ: كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ، إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَقْرِي الْحَيَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرِي هَيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ. وَنُطِّلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ قَتْلَ بْنَ نُوْفَلٍ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِ هُرَی، ابْنِ عَمِّ خَدِيجَةَ، وَكَانَ